نبوت ۱۳۴۹ھ
نومبر ۱۹۷۰ء

قائمقام مدیراعلی
انعام الحق کوثر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع خدام سے خطاب فرما رہے ہیں۔
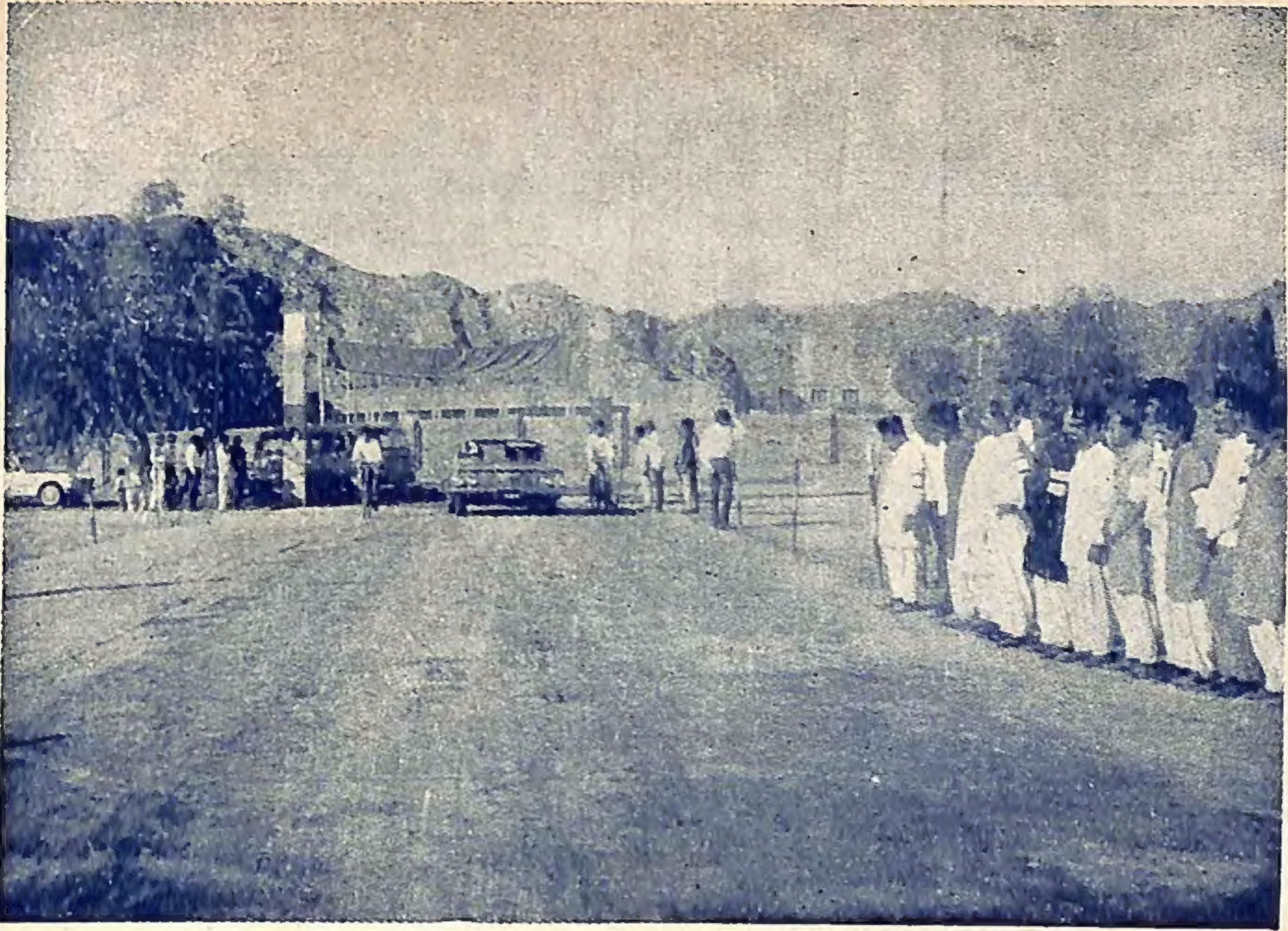
حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی سالانہ اجتماع میں افتتاحی خطاب کیلئے تشریف لا رہے ہیں ۔ صدر صاحب اور مہتممین مرکزیہ حضور ایدہ اللہ تعالی کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں ۔

خدام و اطفال اور زائرین حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا خطاب سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

استبقوا الخیرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

——— (الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

——— (المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۶ | نبوت ۱۳۴۹ ہش ۔ نومبر ۱۹۷۰ء | شمارہ ۱۱

قیمت سالانہ چھ روپے ۔ شمارہ ہذا ساٹھ پیسے

اس شمارے میں

——— اس کے علاوہ اور بہت کچھ ———

شکریہ

اس ماہ "خالد" کا سرورق مکرم حمید احمد صاحب سلیم (ایم) کی محنت کا نتیجہ ہے ادارہ انکی اس معاونت پر ممنون ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر ربوہ سے شائع کیا)

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بابت سال ۵۰-۱۳۴۹ ہش (۷۱-۱۹۷۰ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سال ۵۰-۱۳۴۹ ہش (۷۱-۱۹۷۰ء) کے لئے عہدیدار مقرر کیا گیا ہے:-

نائب صدر۔	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
معتمد۔	" بشیر احمد صاحب شمس
مہتمم خدمت خلق۔	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
مہتمم تعلیم۔	" محمد شفیق صاحب قیصر
مہتمم تربیت۔	" مولوی عبد الشکور صاحب
مہتمم مال۔	" عبد الرشید صاحب غنی
مہتمم عمومی۔	" چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب
مہتمم صحت جسمانی۔	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
مہتمم وقار عمل۔	" مبارک احمد صاحب کاٹھگڑھی
مہتمم صنعت و تجارت۔	" عبد الرزاق صاحب
مہتمم تحریک جدید۔	" چوہدری ناصر احمد صاحب
مہتمم اطفال۔	" محمد اسلم صاحب صابر
مہتمم مجالس بیرون۔	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
مہتمم اصلاح و ارشاد۔	" قریشی نور الحق صاحب تنویر
مہتمم تجنید۔	" حمید احمد صاحب خالد
مہتمم اشاعت۔	" سید عبد الحی صاحب
مہتمم امور طلباء۔	" صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
مہتمم مقامی۔	" چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب
محاسب۔	" منور شمیم صاحب خالد

خاکسار حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

<u>اداریہ</u>

لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں ۲۸ سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے انتہائی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے آیا۔ اور دلوں کو ایک نئی جلا، ولولہ، زندگی اور ایمان بخشنے کے بعد آئندہ سال منعقد ہونے کے لئے اختتام پذیر ہو گیا۔ اجتماع کی روحانی اور بابرکت فضا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات اور ایمان افروز کلمات سے معمور رہی۔ اسی طرح بزرگانِ سلسلہ کی قیمتی نصائح، محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایات اور دیگر مرکزی عہدیداران کی تلقینِ عمل نے خدام کی رُوحِ عمل کو بیدار کیا۔ علاوہ ازیں دیگر متعدد علمی و دینی مصروفیات، خدا تعالیٰ کے حضور پُرسوز دعاؤں، ذکرِ خدا اور یادِ رسولؐ کے تسکین بخش اور رُوح پرور پروگراموں اور ذہنی و جسمانی مشقوں نے خدمتِ دین کی راہ میں خدام کے لئے راہِ عمل متعین کیا اور دلوں میں نئے ولولے اور امنگیں پیدا کیں۔ اور پھر طرہ یہ کہ محض خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں امسال کے اجتماع نے امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے خصوصی سندِ خوشنودی حاصل کی۔

اب ہمارا کیا فرض ہے اور ہمارے نفسوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے ——؟ یہ کہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات، بزرگانِ سلسلہ کی نصائح، محترم صدر صاحب اور دیگر مرکزی عہدیداران کی ہدایات کو اُن خدام تک پہنچائیں جو کسی وجہ سے امسال اجتماع میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے پس اے خدامِ احمدیت! اپنے پیارے آقا و پیشوا سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نہایت اہم اور ضروری ارشاد پر عمل کریں کہ "لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" یعنی حاضر شخص غیر حاضر شخص تک خدا، اس کے رسولؐ اور اس کے خلیفہ کے پیغام کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

احکام القرآن

روزہ — حصولِ تقویٰ کا ایک ذریعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (بقرہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کریگا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بناکر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اسلئے تم میں سے جو اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اسلئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس پر) شکرگزار بنو ؏

درس الحدیث

روزہ کی جزاء ــــــ ذاتِ باری

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

...حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔ یعنی اس کی نیکی کے بدلہ میں اُسے اپنا دیدار نصیب کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اُس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اُس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اُسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات نصیب ہوگی +

رمضان ــــــ تجلّیٔ قلب کا مہینہ

(سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کُھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

"پھر تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے وہ روزہ ہے۔ ...... ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی سیری اور تسلّی کا باعث ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۱۲۳)

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ .... خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم صـ۲۳۱)
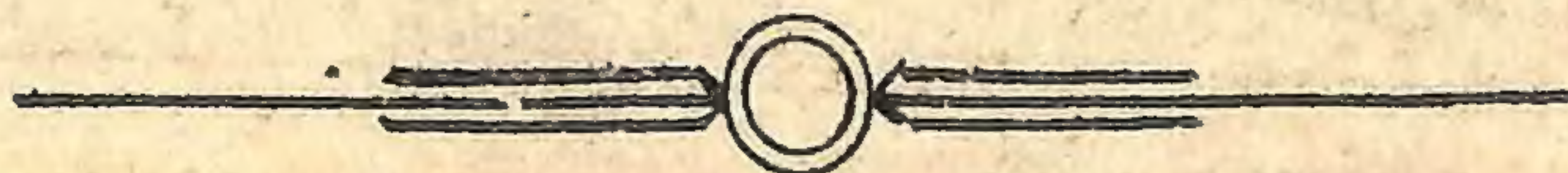
اسلامی روزہ کی برکات

(سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ کہہ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی، ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوششیں کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ ..... اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سُستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا اور ہم نے اُسے پُورا کیا اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے۔

..... روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔ سوائے اس صورت میں کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اُسے بیماری کا یقین ہو۔ یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں۔ اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں اُن کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

..... روزے دُکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی لقاء حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے، جاگتا ہے، بے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو۔ مگر یہی قربانیاں ہیں جو اُسے خدا تعالےٰ کا محبوب بناتی ہیں اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ)

۱۹۷۰ء کا اجتماع غسلِ صحت کا درجہ رکھتا ہے

اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

"۱۹۶۶ء تک اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد گرتی رہی تھی۔ حتیٰ کہ ۲۱۰ سے گر کر ۱۹۶۶ء میں یہ تعداد ۱۰۱ رہ گئی تھی اس کے بعد تین سال تک آپ کو گویا ہسپتال میں رکھا گیا اور خدا کے فضل سے یہ تعداد بڑھنی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ ۱۹۶۹ء تک یہ ۲۴۷ تک جا پہنچی۔ یہ بتدریج ترقی واضح طور پر صحت کی علامت تھی۔ اس کے بعد میں نے ایک مخلص بچہ کو جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جسمانی تعلق تو نہ تھا لیکن روحانی تعلق بہت پختہ تھا خدام الاحمدیہ کی صدارت سونپی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس کی کوششوں میں برکت ڈالی اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمایا۔ ۱۹۷۰ء میں یہ تعداد یک دم ۲۴۷ سے ۴۰۱ تک جا پہنچی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا یہ اجتماع آپ کے حق میں غسلِ صحت کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور احسان کو دیکھ کر میرا دل اپنے رب کی حمد سے معمور ہے۔ اور میری رُوح سے خوشیوں کے دھارے بہہ رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا جسم صحت یاب ہو گیا ہے۔ اب آپ غلبۂ اسلام کی کوششوں کی شاہراہ پر انشاء اللہ العزیز آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ خلوصِ نیت کی وجہ سے ہماری کوششوں کو قبول فرمائے گا اور ان کا وہ نتیجہ نکالے گا جو ہم چاہتے ہیں کہ ہماری حقیر کوششوں کا اس کے فضلِ خاص کے ماتحت نتیجہ نکلے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جو نتیجہ ہم چاہتے ہیں کہ نکلے وہ توحید پر پختگی سے قائم ہونے سے نکل سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہم توحید پر اس قدر پختگی سے قائم ہوں کہ شرک کی ملونی اس میں نہ پائی جائے۔"

(ملخص خطاب مطبوعہ الفضل ۲۰ اخاء ۱۳۴۹ ہش)

مکرم پروفیسر حمیداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تلقین عمل کے
پروگرام میں عہدیداران اور خدام کو بیش قیمت نصائح سے نواز رہے ہیں ۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مہتممین کرام حضور ایدہ اللہ کا استقبال کر رہے ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ شرف مصافحہ عطا فرما رہے ہیں

حضرت اقدس ایدہ اللہ خطاب فرمانے کے بعد جب پنڈال سے باہر تشریف لائے تو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ماہنامہ خالد کا ''دورۂ مغربی افریقہ نمبر،، حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا

ہماری کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے

کہ

ہم خدا تعالیٰ کے قانون کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں

ایک نوجوان یا ایک بچے کی تربیت سے اس وقت کی غفلت آئندہ جا کر بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے!

خطاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انسان کی جدوجہد اور کوشش کی بنیاد ہمیشہ بعض صداقتوں کے علم اور ان پر یقین کر لینے پر رہی ہے۔ اور انسان کو ہر زمانہ میں اس بات کی جستجو رہی ہے کہ وہ قدرت کے مختلف قسم کے قوانین کی حقیقت کو پا سکے اور اس کو قطعیت کے ساتھ اس بات کا علم ہو جائے کہ فلاں کام کا یہ فائدہ یا یہ نقصان ہے یا فلاں چیز میں یہ خوبی یا یہ نقص قطعی طور پر موجود ہے یا فلاں بات پر عمل کرنے سے ایک خاص نتیجہ برآمد ہوگا اور اس کے خلاف نہ ہوگا۔ ادویہ اور بیماری کے علاج کی مثال لے لیں تحقیق کا رخ یہی ہے کہ تجربات سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ ایک خاص قسم کی بیماری میں کونسی دوائی قطعی طور پر کیا فائدہ دیتی ہے؟

انسان کی فطرت میں اس بات کی جستجو پائی جاتی ہے کہ قانون قدرت یا خدا تعالیٰ کے قانون کو معلوم کرے اور پھر اس سے فائدہ اٹھائے یا بعض نقصانات سے بچے۔ مثلاً ہم سب ذاتی تجربہ سے اس بات کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ آگ جلاتی ہے اسلئے ہم آگ میں انگلی داخل کرنے سے بچتے ہیں تاکہ کہیں انگلی جل نہ جائے۔ اور اس بات کی صداقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ پانی میں آگ کو بجھانے کی خاصیت پائی جاتی ہے اور پھر پانی کی اس خاصیت سے آگ بجھانے کا کام بھی لیتے ہیں۔

ہماری زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق خدا تعالیٰ کا قانون موجود اور جاری ہے اور ہماری کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قانون کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ خدا تعالیٰ کے قانون کے خلاف چلنے اور اس کے ساتھ ٹکر لینے میں سراسر نقصان ہی نہیں بلکہ مکمل تباہی کا خطرہ ہے۔

جس طرح بارشوں کے برسنے، ہواؤں کے چلنے، پودوں کے اُگنے اور اُن کی نشوونما کے لئے خدا تعالیٰ کے قوانین موجود ہیں اسی طرح قومی ترقی اور عروج کے لئے بھی دنیا میں خدا تعالیٰ کے قوانین جاری ہیں، جن کا ہمیں علم ہونا چاہیئے تا ہم اسکو بنیاد سمجھ کر قومی سطح پر کسی جدوجہد کا آغاز کر سکیں یا جو کوششیں جاری ہیں اُن کو تیز کر دیں۔

ہماری جماعت کا ایک خاص مدعا اور مقصد ہے وہ یہ کہ ہم دینِ اسلام کا علم حاصل کریں، اس پر اچھی طرح سے عمل کریں اور اس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ جو رُوحانی اور جسمانی فوائد وابستہ ہیں وہ بھی ہمیں واقعتہً حاصل ہو جائیں۔ پھر ہمارا ایک بہت بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ دینِ اسلام کی اشاعت کریں اور اس کی خوبیوں کا ملک ملک، شہر شہر اور بستی بستی میں چرچا کر دیں اور ہر قوم، ہر رنگ اور ہر ملک کے لوگوں کو اس دین کے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ یہ کوئی چھوٹا سا اور معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑا کام ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم سے پہلے ہمارے بڑوں نے بہت غیر معمولی قربانیاں دیں اور محنت کی لیکن پھر بھی ہمارے سامنے کام کے لئے ایک بہت وسیع میدان بدستور موجود ہے اور جب تک کئی ایک نسلیں اشاعتِ اسلام کی طرف مسلسل توجہ نہیں دیتی چلی جائیں گی یہ کام اپنی انتہا کو نہیں پہنچے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ پہلی نسل کے بعد دوسری نسل اور دوسری نسل کے بعد تیسری نسل اور پھر ہر بعد میں آنے والی نسل ضرور اس کام کو پورے ذوق اور شوق کے ساتھ سرانجام دیتی چلی جائے گی۔ ہاں یہ تبھی ممکن ہے کہ ہر پہلی نسل اپنی زندگی میں ہی بعد میں آنے والی نسل (جو بچوں اور نوجوانوں پر مشتمل ہوگی) کی پوری اور صحیح تربیت کر دے اور اغراض و مقاصد کی ضرورت اور اہمیت اُن کے ذہن نشین کرا دے اور اُنکے اندر ایسی عادات پیدا کر دے کہ وہ اُس مدعا کو پورا کرتے چلے جائیں جس کے لئے کہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ گویا وہ قوم جو خاص مقاصد اور خاص نظریات رکھتی ہو اور پھر اُن کو ساری دنیا میں پھیلانے کا عزم بھی رکھتی ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت اور ٹریننگ کا پختہ اور مکمل انتظام کرے ورنہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اگر ایک نسل اپنا فرض ادا کر دے اور اگلی نسل اُس کو بھلا دے تو تسلسل ٹوٹ گیا حالانکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ وہ احمدیت کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کی تعلیم اور تربیت کا ایسا انتظام کرے کہ وہ اسلام کی تعلیم کا علم حاصل کریں، اُس پر بہترین طریق پر عمل کریں اور اُن میں اشاعتِ اسلام کا ایسا شوق پیدا ہو جائے کہ وہ اپنی خوشی سے اس کام کو کرتے ہی چلے جائیں اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ احمدیت کی کوئی نسل اپنے اِن فرائض سے غافل ہو۔ افراد زندہ نہیں رہ سکتے لیکن قومیں اگر چاہیں تو اپنی آئندہ

نسلوں کی صحیح تربیت کر کے صدیوں تک زندہ رہ سکتی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے اور یہ ایک عظیم الشان صداقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں کہ ہر قوم کی زندگی اسکے نوجوانوں سے وابستہ ہے اور یہ صداقت ہماری جماعت میں بھی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی
اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

سے مشہور و معروف ہے۔ یہ وہ قاعدہ کلیہ ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے اور یہ وہ قانون ہے جس کے ساتھ ہمیں موافقت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اسکے خلاف چلیں گے تو ہمارا اپنا نقصان ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"نئی نسلیں جب تک اُس دین اور اُن
اصولوں کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ
کی طرف سے اُسکے نبی اور مامور دنیا میں
قائم کرتے ہیں اُس وقت تک اُس سلسلہ
کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم
نہیں اُٹھ سکتا۔" (مشعلِ راہ ص۱۱)

اور مجلس خدام الاحمدیہ بھی اِسی اصل اور اِسی بنیاد پر قائم ہے۔ زمانہ حال میں بھی اور آئندہ زمانہ میں بھی سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی رفتار اور ترقی کی مقدار کا ہماری اُن کوششوں سے بہت گہرا تعلق ہے جو ہم خدام اور اطفال کی تعلیم، تربیت اور اخلاقی اور عملی ٹریننگ کے لئے اِس وقت کر رہے ہیں۔ ایک نوجوان یا ایک بچے کی تربیت سے اِس وقت کی غفلت آئندہ جاکر بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے کیونکہ جو خود دین کے علم سے کورا اور پھر اُسکی اخلاقی اور دینی تربیت بھی نہیں ہوتی یقیناً اُسکی اولاد بھی اُس سے کچھ حاصل نہیں کریگی اور وہ اپنے گھر کے علاوہ بھی جن لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے اُن پر بھی کسی مفید رنگ میں اثر انداز نہیں ہو سکے گا کیونکہ جو خود محروم ہے وہ دوسروں کو بھی محروم رکھے گا۔ ہمارے عہدیداران کا فرض ہے کہ پیار اور محبت سے خدام اور اطفال کو ترغیب اور تحریص دلائیں کہ وہ اُس چشمہ سے فیض یاب ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری ہوا ہے خدا تعالیٰ کے حکموں کا علم حاصل کریں اور اُن پر عمل کریں اور اسلام کا صحیح نمونہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں یہ کام آسان نہیں بلکہ غیر معمولی محنت، دعا اور صبر کو چاہتا ہے۔

خدام سے میں کہوں گا کہ اُن کی اصلاح اور اُنکی تعلیم اور اُنکی تربیت کی اصل ذمہ داری خود ان پر ہے۔ کوئی عہدیدار موجود ہو یا نہ ہو اُن کو اپنی فکر خود کرنی چاہیئے اور علمی اور عملی ہر دو لحاظ سے اپنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ابتداء میں اگر ناکامی بھی ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ "پھر کوشش کرو" کے اصول کو یاد رکھتے ہوئے پیہم جدوجہد کرتے چلے جانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

۱- "نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب کے لئے نکلے اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے۔ ایک گل کوہی کو دیکھو کہ اُس کو مٹی کا برتن بنانے میں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے کو جب صاف کرنے لگتا ہے تو کس قدر کام اُس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے، کبھی اُس کو صابن لگاتا ہے۔ پھر اُس کی میل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے آخر وہ صاف ہوکر سفید نکل آتا ہے اور جس قدر میل اُسکے اندر ہوتی ہے سب نکل جاتی ہے۔ جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کے لئے اس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دل کی غلاظتوں کو دُور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے۔"

۲- "یاد رکھو اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہوتی ہے کیونکہ پاکیزہ رُوح جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں رُوح القدس کہتے ہیں اُس کے ساتھ تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب پیدا ہو جاتا ہے ہاں "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہیئے۔ اپنے آپ کو اِس راہ میں خاک کر دے اور پُورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالےٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کو وہ نُور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۹)

"تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں"

"عاجزی کی راہیں اختیار کرکے اور نیستی کا جامہ پہن کر ہی ہم نفس کے شر کے، اور اُسکی ہر قسم کی خرابی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب ہم عاجزی کی راہیں اختیار کریں گے۔ تب ہی غلبۂ اسلام کے وہ وعدے ہمارے حق میں پورے ہونگے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم سے کئے ہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حکیم دین محمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست پر سالانہ اجتماع ۱۳۴۹ھش کے موقع پر "ذکرِ حبیب" کے تحت بعض ایمان افروز روایات سُنائی تھیں۔ ان روایات کو قارئینِ "خالد" کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۵ء تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیضِ صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ مَیں اُن دنوں مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا طالب علم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلاس فیلو تھا۔

مجموعہ ملفوظات حضرت اقدس علیہ السلام میں ایک عرب مہمان کا قادیان آکر حضور ؑ سے ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ جناب ابوسعید صاحب تاجر برنج رنگون (برما) تھے۔ یہ ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ میری عمر اس وقت سترہ سال کے قریب تھی۔ مجھے اُن کے ساتھ ریلوے سٹیشن بٹالہ سے قادیان تک تانگہ میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ اُنہوں نے بتایا کہ وہ بغداد کالج کے فارغ التحصیل ہیں اور لکھنؤ میں طِبّ کی پریکٹس کرتے ہیں اور قادیان آنے کی غرض حضرت مرزا صاحب سے جو امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کے مدّعی ہیں ملاقات ہے۔ قادیان پہنچ کر مَیں نے عرب صاحب موصوف کو حضرت اقدس ؑ کے مہمان خانہ میں میاں اللہ دین صاحب عُرف فلاسفر خادمِ مہمان خانہ کے سپرد کیا۔ اُسی روز شام کے وقت اُن کی حضرت اقدس ؑ سے ملاقات ہوئی اور نمازِ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں حضور ؑ نے اُن کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ دورانِ گفتگو عرب صاحب نے نہایت گستاخانہ لہجہ میں حضرت اقدس ؑ پر اعتراض کیا کہ آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فصیح و بلیغ عربی سکھائی گئی ہے لیکن آپ اہلِ زبان کی طرح "قاف" بھی صحیح مخرج سے ادا نہیں کر سکتے نیز آپ کی زبان میں کچھ لکنت ہے۔ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید ؓ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ عرب صاحب کی درشت کلامی اور اس اعتراض پر اُنہیں غصہ آگیا اور اُنہوں نے

عرب صاحب کو مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا لیکن حضور علیہ السلام نے فوراً صاحبزادہ صاحبؓ کا بازو پکڑ لیا اور اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے عرب صاحب موصوف کو جواباً فرمایا کہ میری زبان میں لکنت کا ہونا تو میری صداقت کی دلیل ہے کیونکہ احادیث میں امام مہدی کی زبان میں لکنت ہونے کا ذکر موجود ہے نیز فرمایا کہ میرا دعویٰ اہلِ زبان کی طرح عین اور قاف ادا کرنے کا نہیں بلکہ مجھے اعجازی طور پر فصیح و بلیغ عربی لکھنے اور عربی میں قرآن کریم کی اعجازی تفسیر لکھنے کی قدرت عطا کی گئی ہے۔ آپ میری عربی کتب کو پڑھ کر اُن سے فصاحت و بلاغت اور اعجاز نمائی کا اندازہ کریں۔

اس کے بعد عرب صاحب نے اعتراض کیا کہ "آپ کی مجلس کے صحبت یافتہ اتنے جوشیلے ہیں کہ اگر آپ مجھے نہ بچاتے تو مَیں اِن صاحب (حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیفؓ) کے مُکّے کا شکار ہو جاتا۔ یہ لوگ آدابِ مجلس اور اکرامِ ضیف کے وصف سے عاری ہیں"۔

اِس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :۔

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بھی ایک اعرابی نے حضورؐ سے گستاخانہ گفتگو کی تھی۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُسے مارنے کے لئے اسی طرح ہاتھ اُٹھایا اور حضرت نبی کریمؐ نے اُن کو روک دیا۔ فرمایا۔ یہ بات ایمان لانے والوں کی فرطِ محبّت کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض طبائع میں ایسے مواقع پر جوش آجانا ایک طبعی امر ہے۔ آپ کا مخاطب تو مَیں ہوں۔ آپ میرے مہمان ہیں اور مَیں آپ کی گفتگو کی ہر ایک سختی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

اِس پر عرب صاحب مطمئن ہو گئے۔

اگلی صبح حضورؑ نے سَیر کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے عرب صاحب کو بُلوا لیا اور سَیر کا سارا وقت گزشتہ شام کے مسائل سے متعلق حضورؑ عرب دوست سے مخاطب رہے مسلسل تین روز تک حضرت اقدسؑ سے تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد عرب صاحب نے حضورؑ کی بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد اُنہوں نے حضورؑ کو ایک چاقو دکھایا اور کہا کہ مَیں آپ کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا تھا۔ اللہ کی شان کہ ارادۂ قتل سے آنے والا خود ہی حضورؑ کے پُرحکمت اور مضبوط مبنی بر حق و صداقت دلائل کی تلوار سے گھائل ہو کر آپؑ کا مرید بن گیا۔

منشی غلام حیدر خان صاحب پنشنر تحصیلدار

سرکاری ملازمت سے فارغ ہو کر دوبارہ ریاست بہاولپور میں بعہدہ تحصیلداری ملازم رہے۔ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پادری مارٹن کلارک کا بنایا ہوا اقدامِ قتل کا مقدمہ کپتان ڈگلس صاحب کی عدالت میں چل رہا تھا اُس وقت وہ کپتان صاحب کے ریڈر تھے اور حضرت اقدسؑ کے اس مقدمہ میں باعزت بَری ہونے کے بعد اُن پر رشوت ستانی کے مقدمات بنائے گئے جس کے نتیجہ میں منشی صاحب معطل کر دیئے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ معطل ہونے کے بعد میں نے قادیان حاضر ہو کر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں اپنے تعطل اور پریشانی حالی کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ سے دُعا کی درخواست کی۔ میں نے نہایت عاجزی سے حضورؑ سے عرض کی کہ یہ میری عزت و ذلّت کا سوال ہے اب سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے میرا نام لے کر سب مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ "آپ بالکل فکر نہ کریں۔ یہ سارے مقدمات جو آپ کے خلاف بنائے گئے ہیں خارج ہو جائیں گے اور آپ باعزت بَری ہو جائیں گے۔" منشی غلام حیدر صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کے اس ارشاد اور دُعا کے بعد معجزانہ طور پر نہ صرف یہ کہ میرے خلاف دائر کئے گئے رشوت ستانی وغیرہ کے سب مقدمات خارج ہو گئے بلکہ میں باعزت بَری ہو کر اُسی عہدہ سے تحصیلداری تک ترقی کر گیا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پہلے جب لاہور آئے تو فرقہ اہلِ حدیث کے کثیر تعداد لوگ ریلوے سٹیشن پر اُن کا استقبال کرتے ہوئے اُن کے گلے میں ہار پہناتے لیکن جب انہوں نے کہا کہ (نعوذ باللہ) مَیں نے ہی میرزا کو دنیا میں عزت دلائی اور اب مَیں ہی اس کو ذلیل کروں گا تو حضورؑ کے الہام "اِنّی مُھِینٌ من اراد اھانتک" کے تحت مَیں نے بچشمِ خود اُن کی یہ حالت دیکھی ہے کہ مولوی صاحب کو بٹالہ واپس جاتے وقت نہ کوئی اڈے یا ریلوے سٹیشن پر الوداع کرنے جاتا تھا اور نہ ہی کوئی تانگہ وغیرہ مہیا کرتا تھا۔ کئی دفعہ اپنی بڑی اہلیہ سے لڑ بھڑ کر اپنی گٹھڑی بغل میں دبائے اڈہ کی طرف اِس حال میں جاتے ہوئے نظر پڑے کہ کوئی بھی شخص اُن کو پہچانتا نہیں تھا۔

یاد رکھنے کی باتیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آیاتِ قرآن کریم مع ترجمہ، احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع ترجمہ ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور بزرگانِ سلف کے اقوال پر مشتمل یہ خوبصورت اور دیدہ زیب کتابچہ شائع کیا ہے۔

کلامِ محمودؓ

جنسِ وفا کا پیمانہ

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جاں کی کیا پروا ہے جاتی ہے تو جانے دو

تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ماپنے کے دُنیا میں یہی پیمانے دو

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اُس دن
ہے قادرِ مطلق یار مرا۔ تم میرے یار کو آنے دو

وہ تم کو حسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکّل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

ایمان افروز واقعات

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم تربیت نے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرآن کریم سے عشق و محبت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے تھے جو قارئینِ خالد کی خدمت میں پیش ہیں ------ (ادارہ)

خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی بے نظیر معنوی اور ظاہری خوبیوں کی وجہ سے بے حد عشق تھا، مگر اس کے ساتھ ہی قرآن کریم سے آپؑ کے اس عشق کی بنیاد بھی دراصل خدا تعالیٰ ہی کے عشق پر قائم تھی۔ قرآن کریم سے آپؑ کے عشق کا یہ عالم تھا کہ ایک جگہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

دعویٰ سے پہلے جب حضورؑ ملازمت کے سلسلہ میں سیالکوٹ قیام فرما تھے اُن ایام میں بھی حضورؑ کے مشاغل سوائے ذکرِ الٰہی، عبادت اور تلاوتِ قرآن مجید کے کچھ نہ تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح نگار حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جو حضورؑ کے جلیل القدر صحابہ میں سے بھی تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم اخبار الحکم (جسے حضور علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا تھا) کے مدیر تھے تحریر فرماتے ہیں:۔

"(حضورؑ) کی یہ عادت تھی کہ عموماً ٹہلتے رہتے اور پڑھتے رہتے دوسرے لوگ جو حقائق سے ناواقف تھے وہ اکثر آپؑ کے اس شغل پر ہنسی کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر تدبر اور تفکر کی بہت عادت تھی۔ خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرماتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اُس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ آپ (مرزا سلطان احمد صاحب) فرمایا کرتے

مجھے کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہوگا۔"

(حیاۃ النبی)

تلاوت قرآن کا یہ شوق اور جوش ظاہر کرتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب سے کس درجہ عشق و محبت تھی اور کلام الٰہی سے آپ کو کیسی مناسبت اور دلچسپی تھی۔ یہی وہ چیز تھی جس نے آپ کے اندر قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کے اظہار کے لئے ایک جوش پیدا کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضورؑ کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے گھر سے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے اور یہی طرز عمل آپؑ کا قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں بھی تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ عام طور پر انسان کی عادت متجسس واقع ہوئی ہے بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضورؑ کی مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّے پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے تھے:۔

"یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؑ کو قرآن مجید کے ساتھ غایت درجہ کی محبت تھی اور اس کی عظمت اور صداقت کے اظہار کے لئے ایک رَو بجلی کی طرح آپؑ کے اندر دَوڑ رہی تھی۔

قرآن مجید کے لئے جو غیرت حضورؑ کو تھی اس سلسلہ میں حضرت عرفانی صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت ایک باپ کے نہایت شفیق اور مہربان تھے کبھی پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ بچوں کو ماریں پھر اپنی اولاد کی جو خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے تھی ہر طرح دلداری فرماتے تھے۔ باوجود اس قدر نرمی اور شفقت علی الاولاد کے جب قرآن مجید کا کوئی واقعہ پیش آجاتا تو بچوں کی کوئی حقیقت آپؑ کے سامنے نہ رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد

مرحوم سے جبکہ وہ چھوٹے بچے تھے
قرآن مجید کی بے ادبی ہوگئی اُس
وقت آپؑ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور
ایسے زور سے طمانچہ مارا کہ انگلیوں
کے نشان اس گلاب جیسے رخسار پر
نمایاں ہوگئے اور فرمایا اسکو میری
آنکھوں کے آگے سے ہٹا لو یہ اب
ہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے
لگا ہے تو پھر کیا ہوگا۔"

(حیاۃ النبی صفحہ ۱۰۹)

یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کے متعلق غیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔ گھر کے اندر ایک واقعہ ہوتا ہے اور واقعہ بھی ایک ایسے بچے سے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور مکلف نہیں - وہ معصوم ہے اور کوئی شخص بھی اسے موردِ اعتراض نہیں ٹھہرا سکتا۔ پھر باپ وہ باپ جو دوسروں پر بے حد مہربان ہے دشمنوں بلکہ جانی دشمنوں تک کے قصور معاف کر دینے کے لئے وسیع حوصلہ رکھتا ہے بچوں کو سزا دینے کا سخت مخالف ہے اور بچوں کے تنگ کرنے پر بھی گھبراتا اور ہچکچاتا نہیں وہ اس زور سے تھپڑ مارتا ہے کہ بچے کے منہ پر نشان پڑ جاتا ہے اور جگر کے ٹکڑے کو سامنے سے ہٹا دینے کا حکم دیتا ہے ـــــ اس غیرت کی دنیا میں کوئی مثال پیش کر سکتا ہے؟ یہ بات اُس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کے کلام کی خاص عظمت دل میں نہ ہو۔ ایسی محبت نہ ہو کہ اس کے سامنے دوسری تمام محبتیں ہیچ ہوں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایک غیر از جماعت دوست شمس العلماء مولانا میر حسن صاحب سیالکوٹی (جو علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد تھے) کی ایک روایت سیرۃ المہدی میں درج فرماتے ہیں جس میں مولانا میر حسن صاحب حضورؑ کے قیام سیالکوٹ کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ
کشمیریاں میں جو اس عاصی پُرمعاصی
کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے
عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر
رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف
لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں
مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے
ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے
اور زار زار رویا کرتے تھے ایسی خشوع
اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ
اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۴)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک صاحب نے مجھ سے بیان
کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ تشریف لے جارہے تھے اور پالکی کے ذریعہ یہ سفر تقریباً پانچ گھنٹے کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان سے نکلتے ہی اپنی حمائل شریف کھول لی اور سورہ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور برابر پانچ گھنٹے تک سورہ فاتحہ کو ہی اس استغراق کے ساتھ پڑھتے رہے کہ گویا وہ ایک وسیع سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں آپ اپنے ازلی محبوب کی محبت و رحمت کے موتیوں کی تلاش میں غوطے لگا رہے ہیں۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰۶)

قرآن کریم سے آپ کے عشق کا یہ بھی ایک کرشمہ ہے کہ قرآن کریم کی زبان عربی کے متعلق آپ نے ایک عظیم الشان انکشاف فرمایا۔ حضور نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر دعویٰ فرمایا کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے اور اس کے ثبوت میں اپنی کتاب منن الرحمٰن میں ایسے ناقابلِ تردید دلائل بیان فرمائے کہ اب یہ مسئلہ علمی حلقوں میں بڑی تائید حاصل کر رہا ہے۔ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کریم سے دلی محبت اور عشق کی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں کسی شخص کو یہ خیال نہیں آیا کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے۔ قرآن کریم سے بے نظیر عشق کی یہ ایسی دلیل ہے کہ کوئی دل اور دماغ اسے مہیا نہیں کر سکا۔ قرآن کریم کے فضائل اور اس کا حسن و جمال جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نظر آسکتا تھا ممکن ہی نہ تھا کہ کسی اور آنکھ کو بھی نظر آتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا قلب قوی عطا فرمایا تھا کہ وہ قرآن کریم کے حسن و جمال کو سب سے زیادہ برداشت کرنے والا اور ظاہر کرنے والا ثابت ہوا اور نتیجہ یہ عظیم الشان الہامی انکشاف تھا کہ عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان علمی انکشاف پر معمولی سا غور بھی یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن سے محبت عشق کے مقام تک پہنچی ہوئی تھی۔ غیر کو اس بات سے غرض نہ ہوتی کہ قرآن کریم کی زبان بمقابلہ دوسری زبانوں کے کیسی ہے۔ وہ صرف اس سے مطمئن ہو جاتا کہ قرآن کریم کی زبان اپنی جگہ خوبصورت ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اس پر راضی نہ ہوتی بلکہ اپنے محبوب کے اس کمال میں بھی دیگر تمام محبوب یعنی دیگر کتب سماوی اپنی زبانوں کے لحاظ سے اس کی اولاد ثابت ہوئیں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ وبارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید ۔

علمی و دینی مصروفیات سے بھرپور ــــ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کا حامل

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نہایت درجہ کامیاب

منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ ار اخاء ۱۳۴۹ ھش

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات ○ قرآن کریم احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ○ ذکرِ حبیب علیہ السلام، ○ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خطاب ○ مجلس شوریٰ کے اجلاس، ○ تلقینِ عمل ○ علمی و ورزشی مقابلہ جات ○ صنعتی نمائش ــــــــ

○ اطفال الاحمدیہ کا ستائیسواں ۲۷ سالانہ اجتماع

اٹھائیسویں (۲۸) سالانہ اجتماع کی روداد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں (۲۸) سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کی مقدس سرزمین میں مورخہ ۱۶ را خاء ۱۳۴۹ ہش (بمطابق ۱۶ را کتوبر ۱۹۷۰ء) کو شروع ہو کر علمی و دینی مصروفیات اور حد درجہ ایمان افروز و روح پرور ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد مؤرخہ ۱۸ را خاء کی شام کو نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

امسال یہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کی جنوبی جانب باسکٹ بال گراؤنڈ سے متصل کھلے میدان میں منعقد ہوا۔ تمام خدام نے پروگرام کے مطابق خیمہ جات نصب کئے اور پھر ساڑھے تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر ایک نہایت بصیرت افروز اور پُر معارف خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اجتماع کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوتا جو تمام خدام باجماعت ادا کرتے اور نماز عشاء کے بعد بالعموم رات گیارہ بجے تک جاری رہتا۔ ایام اجتماع کے دوران جملہ خدام پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ درسِ قرآن و حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سُننے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پروگرام کے مطابق خدام سے خطاب فرمایا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں خدام نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ دورانِ اجتماع خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں مختلف امور پر غور کیا گیا۔ حسبِ سابق امسال بھی پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی مجالس کے تعاون سے ایک نہایت قابلِ دید اور شاندار صنعتی نمائش منعقد کی گئی جس میں رکھی گئی تمام اشیاء خدام نے اپنے ہاتھ سے تیار کی تھیں۔

امسال اجتماع کی سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں شمولیت اختیار کرنے والی مجالس اور خدام کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام گزشتہ اجتماعات سے بہت زیادہ تھی۔ گزشتہ سال ۲۴۷ مجالس کے قریباً اڑھائی ہزار خدام نے شرکت کی تھی جبکہ امسال ۴۰۱ مجالس کے ۳۱۸۲ خدام نے حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اس خصوصیت کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے

اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو نہایت شفقت بھرے دعائیہ الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ گزشتہ سات سالہ اجتماعات کے اعداد و شمار حسبِ ذیل ہیں :-

سال	شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد	تعداد خدام
۱۹۶۳ء	۲۱۰	۲۳۸۲
۱۹۶۴ء	۲۰۱	۲۸۱۷
۱۹۶۵ء	اس سال اجتماع منعقد نہیں ہوا تھا۔	
۱۹۶۶ء	۱۰۱	۱۹۰۳
۱۹۶۷ء	۲۲۹	۲۵۷۲
۱۹۶۸ء	۲۳۵	۲۸۵۴
۱۹۶۹ء	۲۴۷	۲۵۰۰
۱۹۷۰ء	۳۰۱ [1]	۳۱۸۲

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا آئینہ دار تھا —— اس اجتماع میں شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد گزشتہ سال سے دوگنی سے بھی بڑھ گئی —— گزشتہ سال ۶۰ مجالس کے ۱۵۲۱ اطفال کے مقابلہ میں امسال ۱۲۹ مجالس ۲۱۹۹ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اجتماع کی تفصیلی رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

خدّام کی مرکزِ سلسلہ میں جوق در جوق آمد

گزشتہ سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ آئندہ سال اجتماع میں مجالس کی نمائندگی سو فیصدی ہونی چاہیئے۔ حضور کا یہ ارشاد مجلس مرکزیہ پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد کرتا تھا اسلئے صدر محترم اور مرکزی مہتمین کو شروع سال سے ہی

---

[1] آخری رپورٹ کے مطابق ۳۱۵ مجالس کے خدام اجتماع میں شریک ہوئے۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کا احساس رہا چنانچہ سال کے آغاز ہی سے اپنے دورہ جات کے دوران مرکزی عہدیداران خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماع سے قبل خدام کے نام اپنا پیغام بھی ان الفاظ میں بھیجا کہ:۔

"خادم کا کام ہے کہ آقا کے ہونٹوں پر نظر رکھے اور آقا کی آواز پر کان دھرے اور جو حکم ملے اس کی فوراً تعمیل کرے۔ ہمیں ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم مل چکا ہے کہ:۔

"ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ان اجتماعوں میں ضرور شامل ہو"

پس اے احمدی نوجوانو! اور اے احمدی بچو! تم دور رہتے ہو یا قریب اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اپنے سب کاموں کو چھوڑ کر سب روکوں کو عبور کرتے ہوئے اور لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں پہنچ جاؤ اور زندگی کے چشمہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جاری کیا ہے اپنی روحوں اور دلوں کو سیراب کرو"

صدر محترم کا یہ پیغام پہنچتے ہی خدام و اطفال ایک نئے جذبہ، جوش اور ولولہ کے ساتھ اپنے پیارے آقا کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے اور خالص دینی و روحانی ماحول میں تین دن گزارنے کے لئے اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

بابرکت اور پُر رونق اجتماع کا آغاز

۱۵ اخاء کی شام سے ہی ملک کے طول و عرض سے خدام سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن اور اڈہ لاریاں پر خدام کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی تاکہ مہمان خدام کی راہنمائی کر کے انہیں مقامِ اجتماع تک پہنچایا جائے۔

بالآخر وہ دن آن پہنچا جس کی انتظار اور تیاریوں میں سینکڑوں خدام اور اطفال دن رات ایک کئے ہوئے تھے۔ خدام صبح سویرے ہی (۱۶ اخاء کو) لمبے لمبے بانسوں پر اپنے بستر اٹھائے مقامِ اجتماع کی طرف رواں دواں نظر آ رہے تھے۔ مقامِ اجتماع (جس کی تیاری میں مقامی خدام کم و بیش دو ہفتے وقارِ عمل کرتے رہے) میں خیمے لگانے کے لئے مختلف علاقوں سے آنے والے خدام کے لئے علیحدہ علیحدہ بلاک مقرر تھے۔ صبح ساڑھے سات بجے سے گیارہ بجے دن تک خدام اپنے اپنے ٹکٹ حاصل کرنے اور اپنے مخصوص قطعہ میں خیمے نصب کرنے میں مصروف رہے۔ بعدہٗ محترم صدرِ مجلس نے خیمہ جات کا معائنہ کر کے منتظمین کو ضروری ہدایات

دیں۔ اس کے بعد خدام نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد مبارک پہنچ گئے۔ جہاں انہیں نماز جمعہ اور نماز عصر (جمع کرتے ہوئے) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کرنے کا شرف نصیب ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جملہ خدام نہایت ذوق وشوق اور مستعدی کے ساتھ مقامِ اجتماع کی طرف روانہ ہو گئے۔ اُدھر ایوانِ محمودؓ سے (جہاں اسی روز صبح دس بجے صدرِ محترم نے اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاح فرمایا تھا) دو ہزار سے زائد اطفال اپنے ناظمین اور مربیان کی زیر نگرانی بلند آواز سے درود شریف کا وِرد کرتے ہوئے اور اسلامی نعرے لگاتے ہوئے مقامِ اجتماع خدام الاحمدیہ کی طرف قطاروں میں نہایت نظم وضبط کے ساتھ روانہ ہوئے تا اپنے آقا و امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور کلمات و ارشادات سے مستفیض ہو سکیں۔ تین بجے سہ پہر تک جملہ خدام و اطفال اور کثیر تعداد میں انصار بھی مقامِ اجتماع میں پہنچ چکے تھے۔ یہاں تک کہ وسیع و عریض پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ امسال پنڈال کا سائز ۹۰ × ۱۶۲ رکھا گیا تھا لیکن جگہ کی کمی کے باعث پنڈال کھول کر بڑھانا پڑا۔ اس طرح اس کا سائز ۹۰×۲۰۰ ہو گیا۔ جبکہ گزشتہ سال ۹۰ × ۱۴۴ تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور افتتاحی خطاب

ٹھیک ساڑھے تین بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار نمودار ہوئی اور حضور پُرنور اپنے مسکراتے ہوئے نورانی چہرہ کے ساتھ کار سے باہر تشریف لائے۔ صدرِ محترم اور اراکینِ مجلس مرکزیہ نے آگے بڑھ کر اپنے امام و آقائے عالی مقام کے استقبال اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ جونہی حضور کے چہرۂ مبارک کی جھلک جذبۂ عقیدت و محبت سے سرشار خدام نے دیکھی فضا اھلاً وسھلاً ومرحبًا، نعرہ ہائے تکبیر "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" اور "حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔ حضور نے خدام کو نہایت درجہ شفقت بھرے انداز میں "السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" کے اسلامی ہدیہ سے نوازا۔ جملہ فدائیانِ شمعِ خلافت نے احتراماً اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کیا۔ اس کے بعد جونہی حضور نے احباب سے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا تمام حاضرین اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے اس کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی۔ بعدہٗ حضور نے جملہ خدام سے اُن کا عہد دُہروایا۔ بعد ازاں مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی

پڑھ کر سنائی۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ حاضرین کو تقریباً سوا گھنٹے تک نہایت وجد آفرین روح پرور بصیرت افروز اور پُر معارف خطاب سے نوازا۔ تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ:۔

ہمارے محبوب آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نسل سے بڑا ہی پیار کیا ہے۔ . . . . اس وقت میں آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار اور محبت کا ایک جلوہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ یعنی تیرے نفس کا تیرے پر حق ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انسان خود ہی اپنے نفس کے حقوق قائم کرے اور پھر ان کے مطالبات شروع کر دے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسولؐ نے اسلام اور قرآن کے ذریعہ نفس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں ہر فرد واحد کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اصولی طور پر ہر نفس کا جو حق مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ربّ کریم نے انسان کو جو قوتیں اور طاقتیں عطا کی ہیں ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچایا جائے یعنی اپنے دائرہ استعداد میں کامل و مکمل عبد بن جائے۔ ان حقوق میں سے فی الوقت میں صرف ایک حق کا ذکر کروں گا اور وہ یہ کہ آپ کا یہ حق ہے کہ آپ سچے اور پکے اور حقیقی خادم بن جائیں۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ خادم بننے کی قوت کو کمال تک پہنچائیں اور اس امر کا پورا خیال رکھیں کہ جذبۂ خدمت کی نشوونما ادھوری نہ رہ جائے۔ حسب استعداد یہ جذبہ جہاں تک ترقی کر سکتا ہو اس حد تک اسے پہنچانا چاہیئے ورنہ نفس پر ظلم ہو گا۔ جہاں تک اس جذبہ کے نشوو ارتقاء کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں بارہ[12] ایسے اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جن سے ایک سچے اور حقیقی خادم کو متصف ہونا چاہیئے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندگی کے ایک دور میں حکومت کے بعض افسران اور کارندوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپؑ نے اس وقت اس امر کا جائزہ لیا کہ ان افسران میں ایک اچھے خادم کے اوصاف پائے جاتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ حضور علیہ السلام یہ دیکھ کر کہ افسر اِلّا ماشاء اللہ ایک اچھے خادم کے اوصاف سے عاری ہیں فرمایا:۔

"میں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ پائے کہ جو محض

خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاقِ فاضلہ، حلم اور کرم اور عفت اور تواضع اور انکسار اور خاکساری اور ہمدردیٔ مخلوق اور پاک باطنی اور اکلِ حلال اور صدقِ مقال اور پرہیزگاری کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں۔"

(کتاب البریہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ارشاد میں جذبۂ خدمت کی نشو و نما کے لئے بارہ[12] ایسے اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جن سے ایک سچّے اور حقیقی خادم کا متصف ہونا ضروری ہے۔ وہ اوصاف جیسا کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے واضح ہے یہ ہیں (۱) خوش خلقی اور خندہ پیشانی (۲) حلم (۳) کرم (۴) عفت (۵) تواضع (۶) انکسار (۷) خاکساری (۸) ہمدردیٔ مخلوق (۹) پاک باطنی (۱۰) اکلِ حلال (۱۱) سچّی بات کہنا (۱۲) پرہیزگاری۔"

حضور نے اپنی تقریر میں ان بارہ اوصاف پر تفصیل سے روشنی ڈال کر ان میں سے ہر ایک کے حقیقی مفہوم اور اس کے عملی تقاضوں کو بالوضاحت بیان فرمایا اور خدام الاحمدیہ کو اس بارہ میں نہایت زرّیں ہدایات سے نوازا اور انہیں تلقین فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو ان اوصافِ جمیلہ سے متصف کر کے حقیقی خادم بنیں۔ (ملخص خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ۔ الفضل ۸ ار اخاء ۱۳۴۹ ہش)

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا پانچ بجے کے قریب اجتماعی دعا کرائی جس میں ہزاروں خدام و اطفال اور انصار نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے بعد جب حضور پُر نور پنڈال سے باہر تشریف لائے تو مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت اقدس کی خدمتِ بابرکت میں ماہنامہ "خالد" کے "دورۂ مغربی افریقہ نمبر" کی ایک کاپی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جسے حضور نے ازراہِ شفقت قبول فرمایا۔

درس قرآن کریم، احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اجتماع کے ان بابرکت ایام میں خدام قرآن کریم، حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دروس سُننے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۱۶ ار اخاء بعد نماز مغرب و عشاء محترم پروفیسر سید میر محمود احمد صاحب ناصر سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اور ۱۷ ار اخاء کو بعد نماز فجر مکرم اللہ بخش صاحب مہتمم تعلیم نے قرآن کریم کا درس دیا۔ دوسرے روز بعد نماز مغرب

مکرم صدیق احمد صاحب منور مہتمم تجنید نے درس حدیث دیا جس میں امانت و دیانت اور عہد کی پابندی پر احادیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے عملی نمونہ سے روشنی ڈالی۔

۱۸ اخاء یعنی آخری روز بعد نماز فجر مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے قرآن کریم کا درس دیا۔ اسی روز ساڑھے دس بجے دوپہر مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قائد علاقہ پشاور نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

دروس کا یہ پروگرام انتہائی ایمان پرور اور اثر انگیز تھا جسے خدام نے پوری توجہ اور انہماک سے سُنا۔ اللہ تعالیٰ درس دینے والے اصحاب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بزرگانِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

اجتماع کے دوسرے روز اڑھائی بجے دن "ایمان افروز واقعات" کے تحت حضرت حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے حضورؑ کی حیاتِ طیبہ میں ظہور پذیر ہونے والے چند نشانات کا تذکرہ فرمایا (تقریر اسی شمارہ میں قارئینِ خالد کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے) بعدہٗ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چند ایسی ایمان افروز روایات بیان کیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ قرآن کریم، قرآن کریم پر غیر معمولی تدبر و تفکر کی عادت اور قرآن کریم کے لئے آپ کی بے مثال غیرت کے اظہار پر مشتمل تھیں۔

بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) نے "خلافتِ ثالثہ کی تحریکات" کے موضوع پر خدام سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اسلام کی ترقی و غلبہ کے ضمن میں بنیادی اہمیت کی حامل تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے علی الخصوص حضور کی مبارک تحریک تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی افادیت و اہمیت اور ان کی وسیع برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور خدام کو ان ہر دو تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے بارہ میں یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضور پُر نور کی نہایت اہم تحریک ہے لہذا جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جو ان آیات کو زبانی یاد کرنے ان کا ترجمہ سیکھنے نیز ان آیات میں مذکورہ مضامین کی تفسیر سے واقفیت حاصل نہ کرے۔

(بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایمان افروز تقاریر کا تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت الگ ذکر کیا جا رہا ہے۔)

خطاب محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اجتماع کے آخری دن مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گیارہ بجے قبل دوپہر خدام سے نہایت نصیحت آموز خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام کو احکام قرآن کی حکمت سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی نیز قرآن کریم، احادیث نبویؐ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشنی میں اسلامی نظام میں اطاعت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اصل اطاعت و فرمانبرداری یہی ہے کہ انسان اپنی ذاتی رائے اور مرضی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، کسی خطرہ و نقصان کی پرواکئے بغیر بلا تاخیر اور بلا چون و چرا اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ، خلیفۂ وقت اور اُن کے قائم کردہ نظام کی اطاعت کرے۔ یہی اسلام کی حقیقی رُوح ہے اور اسی پر اسلام کی ترقی و غلبہ کا انحصار ہے۔ (آپ کی تقریر کا ایک حصہ قارئین خالد کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے)۔

مہتممین کرام اور بزرگانِ سلسلہ کا تلقینِ عمل

مؤرخہ ۷ اور ۸ اراخاء کو تلقینِ عمل کا پروگرام تھا۔ چنانچہ ۷ اراخاء پونے آٹھ بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے "موجودہ زمانہ میں احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں" اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "خدمتِ خلق" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدمتِ خلق اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و غمخواری ہماری جماعت کے ہر فرد کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ تبلیغ اسلام کا جو عظیم الشان اور عالمگیر کام جماعت احمدیہ دُنیا میں انجام دے رہی ہے اس کے پیچھے بھی درحقیقت بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی و غمخواری کا جذبہ کارفرما ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے پیار، اپنی خدمت اور اپنی ہمدردی و غمخواری کے ساتھ ساری دُنیا کے انسانوں کے دل جیت کر انہیں حضور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں سے ہمدردی بنی نوع انسان کی چند ایمان افروز مثالیں بھی پیش فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ہماری ہمدردی بلا تفریق رنگ و نسل اور بلا امتیاز مذہب و ملت دنیا کے ہر انسان سے ہونی چاہیئے۔

مہتممین کرام کا تلقینِ عمل

اجتماع کے آخری روز مؤرخہ ۸ اراخاء چند مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نے دس تا گیارہ بجے دن مجلس کے شعبہ جات میں خدام و مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے لئے مجلس کے ہر شعبہ کے متعلق خدام کو ضروری اور قیمتی ہدایات دیں نیز قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں اپنے اپنے شعبہ کی اہمیت بیان کی۔ اِس پروگرام میں مندرجہ ذیل مہتممین کرام نے خدام کو تلقینِ عمل کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نائب صدر۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم اللہ بخش صاحب شاہد مہتمم تعلیم۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم تربیت۔ اور مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مہتمم مال مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر مہتمم اصلاح و ارشاد۔

دینی و علمی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام کے مابین اوّل، دوم، سوم ہر سہ معیار کے حُسنِ قرأت، حفظِ قرآن کریم، ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، مطالعۂ حدیث، مطالعۂ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تقریر، مضمون نویسی، اذان، نظم خوانی، عام معلومات، مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات ہوئے جن میں خدام کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔ اِن مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو انعامات اور سندات دی گئیں۔ اِن مقابلہ جات میں منصفین کے فرائض انجام دینے والے حضرات کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر، مکرم چوہدری محمد علی صاحب، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، مکرم پروفیسر محمد احمد صاحب جلیل، مکرم پروفیسر محمد احمد صاحب ثاقب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور، مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم، مکرم محمد اجمل صاحب شاہد، مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب، مکرم پروفیسر نور الحق صاحب انور، مکرم محمد شفیق صاحب قیصر، مکرم قاری محمد عاشق صاحب، مکرم حمید ربانی صاحب ظفر، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب، مکرم عبدالسلام صاحب طاہر، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب اور مکرم حافظ محمد صدیق صاحب۔

اس کے علاوہ سالانہ اجتماع میں قرآن کریم، دینی معلومات اور ذہانت کے تحریری امتحانات بھی لئے گئے تاکہ بحیثیتِ مجموعی خدام کے دینی و علمی اور ذہنی معیار کا جائزہ لیا جاسکے۔ اِن امتحانات میں تمام خدام کی شمولیت ضروری تھی۔

دلچسپ اور پُر رونق ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع میں اجتماعی و انفرادی ہر دو قسم کے ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام بھی شامل تھا جن میں

متعدد خدام نے شرکت کر کے اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے جوہر دکھلائے۔ بیک وقت کئی قسم کے کھیل مقام اجتماع کے احاطہ میں شروع ہو جاتے۔ شائقین اپنی اپنی پسند کے کھیل ملاحظہ کرتے۔ شائقین نے کبڈی کے مقابلوں کو نسبتاً زیادہ پسند کیا۔ کبڈی، فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات کیلئے تمام مجالس کو حلقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حلقہ کی طرف سے ایک ایک ٹیم ہر مقابلہ میں حصہ لیتی رہی۔ نتائج کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

کبڈی :-	اوّل	لاہور ڈویژن	دوم	ملتان ڈویژن
فٹ بال :-	اوّل	لاہور ڈویژن	دوم	پشاور
والی بال :-	اوّل	ربوہ	دوم	لاہور
رسہ کشی :-	اوّل	ربوہ	دوم	سرگودھا

مذکورہ بالا مقابلہ جات کے علاوہ ۱۰۰ گز، ۴۰۰ گز اور ایک میل لمبی دوڑیں، نشانہ غلیل، نیزہ پھینکنے، گولہ پھینکنے، تھالی پھینکنے، اونچی اور لمبی چھلانگ لگانے اور کلائی پکڑنے کے انفرادی مقابلہ جات بھی ہوئے جنہیں شائقین نے نہایت دلچسپی سے دیکھا۔ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے افراد اور ٹیموں کو انعامات دیئے گئے۔

شاندار صنعتی نمائش کا انعقاد

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع میں صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں مرکز سلسلہ کے علاوہ چنیوٹ، احمد نگر، سرگودھا، گوجرانوالہ، لائل پور، داتہ ضلع ہزارہ، پشاور، حیدر آباد اور ہالینڈ۔ ان نو مجالس نے حصہ لیا۔ نمائش گاہ میں روشنی کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور نے کیا۔ رنگ برنگے برقی قمقموں سے نمائش کی جاذبیت و دلکشی کو چار چاند لگ گئے۔

نمائش گاہ میں خدام کی اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ۱۰۹ خوبصورت اور دیدہ زیب مصنوعات کے علاوہ تیس ۳۰ خوبصورت اور دلکش تبلیغی و معلوماتی چارٹس بھی آویزاں کئے گئے تھے۔ ایوان محمود کا پنسل سکیچ جو ہالینڈ کے مکرم عبدالعزیز صاحب فرہاگن کا تیار کردہ تھا نیز مقام اجتماع کا ماڈل بہت پسند کئے گئے۔ فرہاگن صاحب موصوف کو خصوصی انعام دیا گیا۔ اندازہ کے مطابق اس نمائش سے مختلف اوقات میں کم و بیش چھ ہزار افراد محظوظ ہوئے۔ مصنوعات کی کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور اوّل، مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر سوم قرار پائیں۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد اور اہم فیصلہ جات

امسال بھی حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقع پر نئے سال کے بجٹ اور مجلس خدام الاحمدیہ سے متعلق بعض دیگر امور پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا جس کے تین اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں (اعتماد، تربیت اور مال) بنائی گئیں جنہوں نے مجوزہ امور پر بحث کی اور انہیں مزید غور و فکر کے لئے مجلس شوریٰ میں پیش کیا۔ چنانچہ نمائندگان مجلس شوریٰ کی تفصیلی بحث کے بعد متفق علیہ فیصلہ جات بغرض منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کئے گئے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملاحظہ اور منظوری کے بعد فیصلہ جات کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

اعتماد

تجویز ۱:۔ "قیادت ہائے اضلاع کے سالانہ مقابلہ میں صرف ان اضلاع کو شامل کیا جایا کرے جن کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس و سالانہ اجتماع میں مجالس کی نمائندگی کم از کم ۵۰ فیصد ہو۔ نیز تعمیر ہال کے بجٹ کی وصولی سو فیصد ہو۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز کو رد کرنیکی سفارش کی مجلس شوریٰ نے بھی اس سے اتفاق کیا اور اسے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رد کی سفارش کو منظور فرما لیا۔

تجویز ۲:۔ "دستور اساسی کے قاعدہ ۴۵ میں مندرجہ ذیل تبدیلی کی جائے:۔

"نئے عہدیداران" کی بجائے "نئے قائدین""

سب کمیٹی نے اس کے رد کرنے کی سفارش کی۔ مجلس شوریٰ نے بھی سب کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے اسے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے رد کی سفارش کو منظور فرما لیا۔

تجویز ۳:۔ "دستور اساسی کے قاعدہ ۲ میں لفظ "زعیم" کے بعد "نائب زعیم" کا اضافہ کر دیا جائے۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ مجلس شوریٰ نے بھی اس سے اتفاق کیا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

تجویز ۴:۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۳۲ میں مندرجہ ذیل نوٹ کا اضافہ کر دیا جائے:۔

"نوٹ:۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ کی اطلاع ماتحت مجالس کو دو ہفتہ قبل کرے۔"

سب کمیٹی نے اس کے رد کرنے کی سفارش کی جسے شوریٰ نے برائے منظوری حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔ "درست ہے"

تربیت

تجویز ۵:۔ "سالانہ مرکزی تربیتی کلاس مئی کے مہینہ کی بجائے کسی دوسرے وقت میں رکھی جائے"
سب کمیٹی نے اس امر کی سفارش کی کہ یہ انتظامی معاملہ ہے اسے مرکز کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔ مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی کی اس سفارش کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا:۔ "درست ہے"

مال

تجویز ۶:۔ "بجٹ آمد و خرچ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بابت سال ۱۳۲۹-۵۰ ہش پیش ہے"
سب کمیٹی نے مجوزہ بجٹ بقدر ۲,۵۱,۶۱۰ روپے بجنسہٖ کی مندرجہ ذیل تجویز کے ساتھ سفارش کی کہ:۔

"ایوانِ محمود کی تعمیر جلد از جلد مکمل ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ تمام مجالس و قائدین اضلاع اپنا تعمیر کا ٹارگٹ پورا کریں۔ تعمیر ہال کا مجوزہ بجٹ ۴۵۰۰۰ روپیہ رکھا گیا ہے اس کی وصولی کے ساتھ سابقہ سال کا بقایا بقدر ۱۸ ہزار روپیہ بھی امسال وصول ہونا ضروری ہے جن مجالس کے ذمہ بقایا ہے وہ اس طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے موجودہ بجٹ کے علاوہ بقایا بھی سال کے اندر ادا کریں۔ اس کے مطابق مہتمم صاحب مال ہر مجلس کے ذمہ معین رقم مناسب قسطوں کے ساتھ مقرر کر دیں۔ اس طرح کہ مجالس مقامی کے ذمہ کم از کم چندہ مجلس کا ڈیڑھ گنا لگایا جائے اور باقی رقم قائدین اضلاع کے ذمہ لگائی جائے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے منظور فرمالیا۔

تجویز ۷:۔ (ا) "خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

(ب) شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

(ج) دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

(د) تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن مجید کا جاننا ہو"

سب کمیٹی نے تجویز کے منظور کئے جانے کی اس شکل میں سفارش کی کہ :۔
" دستور اساسی کے قاعدہ ۵۵ میں مندرجہ ذیل اضافہ کر دیا جائے "۔
" قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو ۔۔۔ (دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۵۳-۱۳۵۲ ہش (۷۴-۱۹۷۳ء) سے ہو۔ نیز اسی سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہو گا۔)
مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی کی اس سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے اُسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت اقدس نے اسے منظور فرما لیا۔
تجویز نمبر ۵ :- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش میں فرمایا تھا کہ شوریٰ خدام الاحمدیہ میں اس بات پر غور کیا جائے کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں یا زبانی ؟
حضور کے اس ارشاد کے مطابق شوریٰ خدام الاحمدیہ نے غور و فکر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مندرجہ ذیل مشورہ پیش کیا کہ :۔
" جلسہ سالانہ کی تقاریر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں لیکن انہیں عام فہم، سادہ اور دلچسپ بنایا جائے اور تقریری انداز میں پیش کیا جائے "!

دورۂ مغربی افریقہ کی سلائیڈز

دورِ نمبر ۲ اراخاء کو رات نو بجکر پچیس منٹ پر صرف دس منٹ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی تصاویر پر مشتمل سلائیڈز دکھانے کا پروگرام تھا، لیکن دیر ہو جانے کی وجہ سے یہ پروگرام رات دس بجے شروع ہو سکا جو مسلسل ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ تصاویر پر رواں تبصرہ فرماتے جاتے تھے ادھر پنڈال میں موجود اطفال، خدام اور انصار متعدد سوالات کرتے رہے جن کے مکرم باجوہ صاحب جواب دیتے رہے۔ یہ تصاویر مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے دورہ اور سپین کے شہروں قرطبہ اور میڈرڈ وغیرہ کے تاریخی مقامات (جن میں مسجد قرطبہ بھی شامل تھی جس کے عرض مسقف حصے میں چالیس ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں) پر مشتمل تھیں۔ یہ تصاویر

جو کم و بیش ۹۱ تھیں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائی تھیں مجلس اس خصوصی نظرِ شفقت پر حضور ایدہ اللہ کی شکر گزار ہے۔ یہ تصاویر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران مختلف ممالک کے سربراہوں سے ملاقاتوں، مساجد کے افتتاح اور سنگِ بنیاد کی تقریبات، ہزارہا احبابِ جماعت کی طرف سے حضور کے ایمان افروز استقبال کے مناظر اور افریقنوں سے حضور کے پیار کے کیف آفریں نظاروں پر مشتمل تھیں جن کو دیکھ کر ہر دل بے پناہ مسرت و شادمانی اور حمد باری تعالیٰ کے جذبات سے معمور و بھرپور اور سرشار ہو رہا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تصاویر دیکھنے والے احباب پر جو وجد آفریں اور ایمان افزا کیفیت طاری تھی الفاظ اُن کی عکاسی سے قاصر ہیں۔ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب نے یہ پروجیکٹر کے ذریعہ دکھائیں۔)

اجتماع کا اختتامی اجلاس

اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

۸ اراخاء ٹھیک سوا تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کار پنڈال کے سامنے آکر رُکتی ہے اور صدرِ محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتممین آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ حضور ان سب خوش نصیبوں کو شرفِ مصافحہ سے نوازتے ہیں۔ جونہی حضور ایدہ اللہ اجتماع کے سٹیج کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے ہیں جملہ خدام و حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر باآواز بلند اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے اور ساتھ ہی پُر جوش و ایمان افزا اسلامی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کرتے ہیں۔ حضور پُرنور کے صدر جگہ رونق افروز ہونے کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا ہے جو مکرم صالح محمد خان صاحب کرتے ہیں۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کارکردگی کی بناء پر مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے مجلس خوشاب کو اوّل آنے پر اپنے دستِ مبارک سے علمِ انعامی عطا فرماتے ہیں۔ مجلس ملتان اور لاہور کو علی الترتیب دوم اور سوم آنے پر حضور اسناد مرحمت فرماتے ہیں۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرماتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

مَیں اپنے عزیز بچوں کو آج زندگی کی بنیادی حقیقت کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ہم جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہم جو خود کو مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا فرد سمجھتے ہیں، ہم جو اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنے والے ہیں جو ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین روحانی فرزند تھا جس اکیلے کو آپ نے اپنی اُمت میں سے کروڑوں اولیاء اللہ میں سے اپنے سلام کے لئے منتخب کیا۔ ہم اس حقیقت پر قائم ہیں کہ ہم کچھ بھی نہیں۔ ہمارے مال، ہماری دولت ہماری نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ ہماری جانیں، ہمارے نفوس، ہماری قوتیں، ہماری استعدادیں، ہمارے ذہن، ہماری عزتیں غرضیکہ جو کچھ بھی کسی کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے وہ ہماری طرف منسوب نہیں ہوتا بلکہ ہمارے آقا کی ملکیت اور اس کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اس عارضی زندگی میں ہماری حیات اور بقا کا مقصد صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت، عظمت اور جلال دُنیا میں قائم ہو۔ اسی کے لئے ہم زندہ ہیں اور اسی کے لئے اور اسی جدوجہد میں ہم اس دُنیا سے گزر جائیں گے اور ہمارے بعد ہماری نسلیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہاتھ میں لیکر دُنیا میں بلند سے بلند کرتی چلی جائیں گی.....

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا جسم صحتیاب ہو گیا ہے...... اللہ تعالیٰ خلوص نیت کی وجہ سے ہماری کوششوں کو قبول فرمائے گا اور اس کا وہ نتیجہ نکالے گا جو ہم چاہتے ہیں کہ ہماری حقیر کوششوں کا اس کے فضل خاص کے ماتحت نتیجہ نکلے۔ حضور نے فرمایا لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جو نتیجہ ہم چاہتے ہیں کہ نکلے وہ توحید پر پختگی سے قائم ہونے سے نکل سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہم توحید پر اس قدر پختگی سے قائم ہوں کہ شرک کی کوئی ملونی اس میں نہ پائی جائے۔ سب سے خطرناک شرک خود اپنے نفس کا شرک ہے۔ عاجزی کی راہیں اختیار کر کے اور نیستی کا جامہ پہن کر ہم نفس کے شرک اور اس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب ہم عاجزی کی راہیں اختیار کریں گے تب ہی غلبہ اسلام کے وہ وعدے ہمارے حق میں پورے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم سے کئے ہیں۔ غلبۂ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے قیام سے متعلق خدائی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ غلبۂ اسلام کے لئے جس پاک جماعت کی ضرورت تھی اور اس جماعت کے کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے جس خدائی تائید و

نصرت اور نزولِ برکات کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو قیامت تک غلبہ عطا ہونے اور اس غلبہ کے زمین کے کناروں تک وسیع ہونے اور مخلص دلی محبتوں کے نفوس و اموال میں برکت عطا ہونے سے متعلق خدائی وعدے پڑھ کر سنائے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ :-

"یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں" (انوار الاسلام صٓ۲)

غرضیکہ حضور نے اپنے خدام اور اپنی پیاری جماعت کو امید و یقین کا پیغام دیتے ہوئے خدائی وعدوں پر پختہ یقین اور زندہ ایمان دلوں میں پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اپنے سفر مغربی افریقہ کے ایمان افروز واقعات بیان کر کے اور اس کے نتیجہ میں نازل ہونے والی غیر معمولی برکات پر روشنی ڈال کر اُن وعدوں کے پورا ہونے کو بہت ہی جلالی انداز میں واضح فرمایا۔ خدائی وعدوں کے پورا ہونے اور ان کے عظیم الشان عملی ظہور کا یہ تذکرہ جمیل اس قدر ایمان افروز اور رُوح پرور تھا کہ ہزاروں ہزار سامعین فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے اور وہ خدا تعالیٰ کے ہر نئے فضل اور انعام کا رُوح پرور ذکر سُن کر وقفہ وقفہ سے بار بار پُرجوش اسلامی نعرے بلند کرتے رہے۔ اس ولولہ انگیز و پُراثر خطاب کے بعد حضور نے خدام سے عہد دُہروایا۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس اجتماعی دُعا کا منظر بھی ایک عجیب رُوحانی کیفیت سے معمور تھا۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اسلام کی سربلندی و غلبہ کے لئے اشکبار نہ ہو اور کوئی دل ایسا نہ تھا جو خدا تعالیٰ کی توحید اور عظمت و جلال کے قیام کے لئے مُرغِ بسمل کی طرح تڑپ نہ رہا ہو۔ دُعا کے بعد حضور نے خدام کو بلند آواز سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہتے ہوئے نہایت محبت و شفقت کے ساتھ رخصت فرمایا۔

اس طرح یہ خدائی تائید و نصرت پر مشتمل خدام الاحمدیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (ادارہ)

فہرست تقسیم انعامات علمی مقابلہ جات

تلاوتِ قرآن کریم

مکرم مشہود الحق صاحب ربوہ اوّل
" حبیب اللہ صاحب احمدی ربوہ دوم
" نصیر الحق صاحب ربوہ سوم

حفظِ قرآن پاک

مکرم ملک لعل خان صاحب ہری پور اوّل
" بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ دوم
" شریف احمد صاحب کرونڈی سوم

ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (معیار دوم)

مکرم عبد المنان صاحب فیاض میانی گھوگھیاٹ اوّل
" مبارک احمد صاحب ۸۰ شمالی سرگودھا دوم
" محمد حسین صاحب ربوہ سوم

مطالعہ حدیث (معیار اوّل)

مکرم عبد الرب صاحب انور کراچی اوّل
" عبد الحفیظ صاحب ربوہ دوم
" رانا سعید احمد صاحب نازی سوم

مطالعہ حدیث (معیار دوم)

مکرم عبد المنان صاحب فیاض گھوگھیاٹ اوّل
" مبارک احمد صاحب چیمہ ۸۰ شمالی سرگودھا دوم
" محمد حسین صاحب ربوہ سوم

مطالعہ حدیث (معیار سوم)

مکرم مبشر احمد صاحب پشاور اوّل
" شہزاد احمد صاحب نوشہرہ دوم
" مبارک احمد صاحب ظفر تھر گڑھی سوم

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معیار اوّل

مکرم عبد الرب صاحب انور کراچی اوّل
" محمد ہاشم صاحب سعید کراچی دوم

معیار دوم

مکرم خالد محمود صاحب نوشہرہ اوّل
" مبارک احمد صاحب چیمہ ۸۰ شمالی سرگودھا دوم
" یوسف سہیل صاحب بہاولپور سوم

معیار سوم

مکرم محمد اشرف صاحب بھوپال والا اوّل
" شیخ عبد المالک صاحب کراچی دوم

تعلیمی کارڈ

مکرم مبارک احمد صاحب قمر ربوہ خصوصی انعام

مضمون نویسی

معیار اوّل

مکرم عبدالسلام صاحب طاہر ربوہ اوّل
" محمد ہاشم صاحب سعید کراچی دوم
" محمد داؤد صاحب منیر ربوہ سوم

معیار دوم

مکرم نصیر احمد صاحب لائل پور اوّل
" خالد محمود صاحب نوشہرہ دوم
" صالح محمد صاحب خوشاب سوم

معیار سوم

مکرم شیخ عبدالمالک صاحب کراچی اوّل
" مبارک احمد صاحب ظفر تمرگڑھی دوم
" مبشر احمد صاحب پشاور سوم

مقابلہ تقریر

معیار اوّل

مکرم عبدالسلام صاحب طاہر ربوہ اوّل
" عبدالکریم صاحب خالد ربوہ دوم
" عبدالرب صاحب انور کراچی سوم

معیار دوم

مکرم حبیب اللہ صاحب احمدی ربوہ اوّل
" میاں افتخار احمدی صاحب ہری پور دوم
" اعجاز احمد صاحب گنج مغلپورہ سوم

معیار سوم

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب خوشاب اوّل
" مرزا لقمان احمد صاحب ربوہ دوم
" فؤاد احمد صاحب لائل پور سوم

حسن کارکردگی

مکرم مرزا محمد افضل بیگ صاحب ربوہ خصوصی انعام

مشاہدہ معائنہ

مکرم عبدالمنان صاحب فیاض میانی گھوگھیاٹ اوّل
" شیخ طاہر احمد صاحب منیر ربوہ دوم
" نصیر الحق صاحب ربوہ سوم

عام معلومات (اسٹیج)

معیار دوم

مکرم یوسف سہیل صاحب بہاولپور اوّل
" نوید الظہر صاحب گنج مغلپورہ دوم
" ملک مجیب الرحمٰن صاحب لاہور سوم

معیار سوم

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر تمرگڑھی اوّل
" محمد اشرف صاحب بھوپال والا دوم
" حافظ محمود احمد صاحب قصور سوم

مقابلہ نظم

(ہر طرف فکر کو دوڑا کے ....)

مکرم لئیق احمد صاحب عابد ربوہ اوّل
" ملک لعل خان صاحب ہری پور دوم

مکرم نوید اطہر صاحب گنج مغلپورہ دوم

" ناہید اطہر صاحب " سوم

مقابلہ نظم خوانی

مکرم فلاح الدین صاحب سیالکوٹ اوّل

" منیر احمد صاحب جاوید شیخوپورہ دوم

" سلطان احمد صاحب ربوہ سوم

مقابلہ اذان

مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ ڈرگ روڈ اوّل

" مشہود الحق صاحب ربوہ دوم

" منیر الاسلام صاحب ربوہ سوم

مقالہ نویسی

مکرم عبد العزیز صاحب ربوہ اوّل

" وسیم احمد صاحب سرگودھا دوم

" سردار رفیق احمد صاحب کراچی سوم

پیغام رسانی

ربوہ (کپتان راجہ نصیر احمد صاحب) اوّل

کراچی (کپتان عبد الرب صاحب انور) دوم

مرکزی امتحانات:-

مبتدی

مکرم سید مبشرات احمد صاحب بہاولپور اوّل

" اعجاز الحق صاحب قریشی " دوم

مکرم محمد رشید الدین صاحب لائلپور سوم

سپیشل

مکرم ملک محمد اکرم صاحب ربوہ اوّل

" عبد الشکور صاحب اسلم ڈرگ روڈ دوم

" شریف احمد صاحب کرونڈی سوم

متقدم

مکرم محمد صدیق صاحب ڈرگ روڈ اوّل

" ملک خلیل الرحمٰن صاحب ربوہ دوم

" محمد یوسف صاحب ربوہ سوم

فائق

مکرم رانا منور احمد صاحب ربوہ اوّل

" محمد عبد اللہ قمر صاحب " دوم

" ناصر احمد قمر صاحب " "

" محمود احمد صاحب " سوم

انفرادی کھیلوں میں انعام حاصل کرنیوالے خدام

نیزہ پھینکنا

۱۱۳ گز

مکرم سلطان احمد صاحب بھٹی حافظ آباد اوّل

" محمد سلیمان صاحب ربوہ دوم

گولہ پھینکنا

۲۰-۱۱

مکرم نصیر احمد صاحب بوچھ چنیوٹ سرگودھا اوّل

" طارق عزیز صاحب " دوم

تھالی پھینکنا

۴ — ۱۲۸

مکرم نصیر احمد صاحب ۴۳ جنوبی سرگودہا اوّل
" طارق عزیز صاحب " " دوم

اونچی چھلانگ

۶ — ۵

مکرم سلطان احمد صاحب بھٹی حافظ آباد اوّل
" مظفر احمد صاحب دوم

لمبی چھلانگ

۳ — ۱۸

مکرم محمد انور صاحب چھور چک ۱۱۷ اوّل
" مشتاق احمد صاحب بھٹی بیداپور ورکاں دوم

دوڑ ۱۰۰ گز

مکرم مقصود احمد صاحب چھٹہ لائلپور اوّل
" عبدالعزیز صاحب طاہر ربوہ دوم

دوڑ ۴۴۰ گز

مکرم محمد صادق صاحب ربوہ اوّل
" مقصود احمد صاحب چھٹہ لائلپور دوم

دوڑ ایک میل

مکرم محمد سرور صاحب ۱۳۰ شمالی سرگودہا اوّل
" ماسٹر دوست محمد صاحب ربوہ دوم

نشانہ غلیل

مکرم ملک مظفر احمد صاحب ۴۶ شمالی سرگودہا اوّل
" حکیم منور احمد صاحب چک چٹھہ "
" محمد سلیمان صاحب ربوہ دوم

کلائی پکڑنا

مکرم محمد اقبال صاحب چک منگلا اوّل
" انصاف احمد صاحب " دوم

مجلس عاملہ و زعماء کا انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک قائدین مجالس نے اپنی اپنی مجلس عاملہ کی صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل نہیں کی۔

براہِ کرم فوری طور پر مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات منتخب کر کے صدر محترم سے ان کی منظوری حاصل کریں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع میں مجالس کی نمائندگی

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں ۲۱۵ مجالس کے تقریباً ۳۲۰۰ خدام نے شرکت کی جن میں ربوہ کے تقریباً ۱۴۰۰ خدام بھی شامل ہیں۔ جن مجالس کے نمائندے اجتماع میں شریک ہوئے انکے اسماء ضلع وار درج ذیل ہیں:۔

ضلع پشاور

پشاور۔ شیخ محمدی۔ نوشہرہ۔ چارسدہ۔ شبقدر۔ علاقہ یونیورسٹی۔

ضلع مردان

مردان۔ ٹوپی۔ اسماعیلہ۔ شاہ گنج۔

ضلع ہزارہ

ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ داتہ۔ تربیلا ڈیم۔ ہری پور۔ ڈاڈر۔ چھنگلہ۔

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ڈیرہ اسماعیل خان۔

ضلع کوہاٹ

کوہاٹ۔

ضلع گجرات

گجرات۔ کھاریاں۔ رسول۔ سعد اللہ پور۔ گولیکی۔ فتح پور۔ ٹکرالی۔ چک سکندر۔ لنگے۔ لالہ موسیٰ۔ کھوکھر غربی۔ منڈی بہاؤ الدین۔ ہیڈ مرالہ۔ کریانوالہ۔ مونگ۔ ڈنگہ۔ نعرہ۔ کوٹلہ گلے شاہ۔

ضلع جہلم

جہلم۔ چکوال۔ محمود آباد۔ کلر کہار۔ کالا گجراں۔ منگلا ڈیم۔

ضلع راولپنڈی

راولپنڈی۔ مری۔ گوجر خان۔ پنڈ بیگوال۔ واہ کینٹ۔ اسلام آباد۔ ٹیکسلا۔

ضلع کیمبلپور

کیمبلپور۔ پنجند۔

ضلع بنوں

بنوں۔

ضلع سرگودھا

سرگودھا۔ بھیرہ۔ چک نمبر ۲۳ جنوبی۔ چک نمبر ۹۹ شمالی۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ چک نمبر ۷۵ شیخ پور۔ چک نمبر ۴۰ جنوبی۔ چک نمبر ۳۸ جنوبی۔ چک نمبر ۷۱ جنوبی۔ چک نمبر ۹ شمالی۔ پلیار۔ خوشاب۔ چک نمبر ۹۵ شمالی۔ گھوگھیاٹ میانی۔ روڈہ۔ چک نمبر ۱۱۶ جنوبی۔ چک نمبر ۱۲۷ جنوبی۔ کوٹ مومن۔ بھلوال۔ امید علی ورک۔ ادرحمہ۔ دودہ۔ مٹھہ ٹوانہ۔ بجوکہ۔ چک نمبر ۷۹ شمالی۔ چک نمبر ۸۷ شمالی۔ چک نمبر ۹۸ شمالی۔ چک نمبر ۸۱ جنوبی۔ چک نمبر ۳۹ ڈی۔ بی۔ چک نمبر ۱۲۳ جنوبی۔ قائد آباد۔ چک نمبر ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ شاہ پور صدر۔ چک نمبر ۱۶۸ شمالی۔ منگلا۔ جوہر آباد۔ چک نمبر ۴۹ جنوبی۔ چک نمبر ۱۲۶ شمالی۔ چک نمبر ۸۶ جنوبی۔ بھابڑہ۔ سرگودھا کینٹ۔ ہجکہ۔ چک نمبر ۶۲ جنوبی۔ چک نمبر ۲۵ شمالی۔ سرداروالا۔ چاہ جوگی۔ دھول ۵۵۔

چک نمبر ۱۲۰ شمالی - بیلو ونیس - کھائی کلاں - چک ۲۲ جنوبی - ساہیوال - چک نمبر ۲۴ جنوبی - بلال پور - رکھ چراگاہ بھیرہ - چک نمبر ۹۷ جنوبی - چک نمبر ۱۵۲ شمالی -

ضلع میانوالی

میانوالی - بھکر - داؤد خیل - لیاقت آباد - نمبر ایم - ایل - چشمہ بیراج - نمبر ۱۵ ڈی - بی - نمبر ۴۷ ٹی - ڈی - اے -

ضلع جھنگ

جھنگ شہر - جھنگ صدر - چنیوٹ - شورکوٹ - احمد نگر - ڈاور - جہل بھٹیاں - چاہ لڈیانہ - ٹھٹھہ پندانہ - بکانسوانہ - چھنی قریشیاں - کوٹ قاضی - چند بھروانہ - ربوہ -

ضلع لائلپور

لائل پور - چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال - چک جھمرہ - چک نمبر ۵۶ گ - ب، چک نمبر ۱۰۹ گ - ب نرائن گڑھ - چک نمبر ۵۶۵ گ - ب، گوجرہ - چک نمبر ۲۳۲ ج - ب، چک نمبر ۸۸ ج - ب، جڑانوالہ - چک نمبر ۹۹ رتن - چک نمبر ۸۴ ج - ب سرشمیر روڈ - چک نمبر ۹۶ گ - ب چک نمبر ۵۵۹ گ - ب، سمندری - چک نمبر ۹۸/۲ کرا - چک نمبر ۲۷۹/ر - ب گوکھووال - چک نمبر ۲۱۹/ر - ب گنڈا سنگھ والا - چک نمبر ۳۰/۸۲ ج - ب فیض پور - چک نمبر ۴۰ گ - ب - چک نمبر ۱۹۴ گ - ب لاٹھیانوالہ - چک نمبر ۶۴۶ ٹھٹھہ کالو چک نمبر ۶۹ ر - ب گھسیٹ پور - چک نمبر ۲۹۷ ج - ب - چک نمبر ۲۲۰ ماموں کانجن - چک نمبر ۶۱ ر - ب عبد یانوالہ چک نمبر ۲۶۷ ج - ب جلیانوالہ - چک نمبر ۸۴ گ - ب

چک نمبر ۸۰ ج - ب، چک نمبر ۶۱ ج - ب، چک ۹۹ ج - ب، چک نمبر ۱۰۹ ر - ب، چک نمبر ۲۸۷ ر - ب، چک نمبر ۲۳۶ ج - ب کلاں ٹوبہ ٹیک سنگھ - چک نمبر ۴۲۶ ج - ب کاناں کوٹھا - چک نمبر ۲۰۸ گ - ب، پیر محل - چک نمبر ۲۰۹ ر - ب، چک نمبر ۶۷ ر - ب، چک نمبر ۵۱۳ گ - ب، چک نمبر ۱۲۷ گ - ب، چک ۲۰۳ ر - ب پٹھہ - چک نمبر ۱۰۰ ر - ب دڑکا - چک نمبر ۶۰ ج - ب - چک نمبر ۴۶۹ گ - ب، چک نمبر ۶۶ ج - ب، چک نمبر ۵۰ ج - ب کھیالوالہ چک نمبر ۱۰۱ ر - ب، چک نمبر ۵۵ گ - ب، چک نمبر ۲۶۶ ر - ب کھرڑیانوالہ - چک نمبر ۱۲۶ ر - ب پہاڑنگ - چک نمبر ۱۸ رام دیوالی - چک نمبر ۳۶/۱ -

ضلع لاہور

لاہور شہر - قصور - ہانڈو - پتوکی - بڈیانہ - گنج مغلپورہ - کماس - بھلیر - شمس آباد - اڈہ چھبیل - بھائی پھیرو - سانگرہ - کھریپڑ - شاہدرہ - اصل گوکے - للیانی امرسدھو - جامن - باٹا پور - کوٹ محمد امیر - دھوپ سڑی - لدیکے تیوین - جوڑا سنا فون ڈوگرہ - چونیاں - ماڈل ٹاؤن - لاہور چھاؤنی - شاہدرہ فیکٹری - شالامار ٹاؤن -

ضلع سیالکوٹ

سیالکوٹ - ڈسکہ کوٹ - نارووال - چونڈہ - کوٹ کرم بخش - گھٹیالیاں کلاں - بدوملہی - چندر کے منگولے - بھوبھٹی - ملیانوالہ - دلیوکے - مالوکے بھگت - پنڈی بھاگو - موسے والا - گھنوکے ججہ - مالوکے تتلے - کھرپا - راسٹے پور - کاہنوالی - نشتر آباد - جھنڈو ساہی - بھروکے کلاں - گھٹیالیاں خورد - داتہ زید کا

ضلع گوجرانوالہ

گوجرانوالہ۔ تر گڑی۔ حافظ آباد۔ وزیر آباد۔ تلونڈی راہوالی۔ گکھڑ منڈی۔ مدرسہ چٹھہ۔ مانگٹ اونچے۔ فیروز والا۔ تلونڈی کھجور والی۔ پریم کوٹ۔ ڈاہرانوالی۔ چک چٹھہ۔ پیر کوٹ ثانی۔ قیام پور۔ گرمولا ورکاں۔ رسول نگر۔ چک پٹھان علی پور چٹھہ۔ کوٹ مرزا جان۔ قادر آباد۔

ضلع شیخوپورہ

شیخوپورہ۔ ۱۸ ر۔ب بہوڑو۔ ننکانہ صاحب۔ سانگلہ ہل۔ جوہڑ کانہ۔ بھینی شرقپور۔ ۱۱۷ ر۔ب چہور ۳۲ ر۔ب دھاروال۔ ۱۶۹ ر۔ب گرمولا۔ کرتو۔ ۷۹ ر۔ب نوال کوٹ۔ کوٹ سوندھا۔ کلسیاں۔ چک ۵ رتیاں۔ ۳ نبہ۔ گجر۔ کوٹلی چہور۔ کوٹ رحمت خان۔ بیداد پور۔ چک نمبر ۱/۹۴۔ بھوئینوال۔ ۲۹۲ ر۔ب رامپور۔ سید والہ۔ جھنگڑ حاکم والا۔ جوڑا سگھر۔ مریدکے۔ شاہ کوٹ۔ ۱۲۰ جبیکی۔ کوٹ دیالداس۔ چک نمبر ۹۴۳۔ مارنگ منڈی۔ زنگڑ ننگل۔ باڑیوالہ۔ چک نمبر ۱۶ جنید۔ کالیہ۔ گجھلی ورک۔ کیلے۔ ۴ گ۔ب بھگوان پورہ۔ مانانوالہ۔ ڈیرہ دا دلو ترسے۔ کوٹ عبدالمالک۔

ضلع ملتان

ملتان شہر۔ لودھراں۔ خانیوال۔ دنیا پور نمبر ۵۴۳ ای۔ بی، ۵ درکھانہ۔ جلہ ارائیں۔ جاہ احمد والہ کوٹھے والا جیون سنگھ۔ کبیر والہ۔ وہاڑی منڈی۔ نمبر ۱۲۰/۱۰-R۔ نمبر ۲۴۴/۴-B۔ نمبر ۵۴۹ ای۔بی۔ میاں چنوں نمبر ۳۶۶/W.B اسماعیل آباد کالونی۔ کھاد فیکٹری۔ پاور ہاؤس پیراں غائب نمبر ۱۳/L۔ جاہ بھاگو وال۔

ضلع ساہیوال

ساہیوال۔ اوکاڑہ۔ نمبر ۵۵/۲-L۔ ۵ ۴۲ ای بی نمبر ۶/۱۱-L۔ صدر گوگیرہ۔ نمبر ۳۰/۱۱-L۔ پاکپتن۔ نمبر ۱۳۷/۹-R قبولہ بصیر پور۔ نمبر ۵۵/۱۲-L۔

ضلع منظفر گڑھ

منظفر گڑھ۔ علی پور گھلواں۔ جاہ گوے والا۔ چک نمبر ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں

ڈیرہ غازی خاں۔ راجن پور۔ کوٹ گامن خاں۔

ضلع بہاولپور

بہاولپور۔ چک نمبر ۵۴ فتح۔ ۱۸۳ امراد۔ منڈی فرمان۔ ۱۹۲ امراد۔ نمبر ۲۳/W.B۔ سمہ سٹہ۔ فیض پور۔ حاصل پور۔ چک نمبر ۱۲۵۔

ضلع بہاولنگر

بہاولنگر۔ ۱۴۱ امراد۔ ۱۶۹ امراد۔ ۱۹۸ امراد۔ نمبر ۱۶۹/۷-R۔ نمبر ۹۳/۶-R۔ نمبر ۲۲۷/H.R۔ نمبر ۵۵/۴-R۔ نمبر ۵۶/۴-R۔

ضلع رحیم یارخاں

رحیم یار خاں۔ جھول۔ خانپور۔ نمبر ۱۰۶/P۔ نمبر ۲۰/N.P۔ نمبر ۷۴/P۔ فیروزہ نمبر ۱۲۳/N.P۔ ڈھنڈی چیچہ بھٹہ نمبر ۲۱۱/P۔ نمبر ۱۱۴/P۔

ضلع خیرپور

خیرپور۔ کروندی۔ جمال پور۔ گوٹھ علی محمد۔

ضلع سکھر

۱۔ سکھر۔

ضلع جیکب آباد

۱۔ جیکب آباد۔

ضلع نواب شاہ

نواب شاہ۔ باندھی۔ قمر آباد۔ مارو۔ رحمان آباد
مہندی آباد۔ ماہ کھنڈ

ضلع حیدر آباد

حیدر آباد۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ سنجر جا ہنگ
کوٹ احمدیاں۔

ضلع سانگھڑ

۱۔ سانگھڑ

ضلع تھرپارکر

میرپور خاص۔ نوکوٹ شہر۔ نوزنگو اسٹیٹ۔
محمد آباد اسٹیٹ۔ کنری۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ کریم نگر فارم
نصرت آباد اسٹیٹ۔ گوٹھ احمدیاں۔ لطیف نگر۔

ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

کوٹلی۔ بھابڑہ۔ چنناڑی۔ میرا بھڑکا۔
چکار۔ خلیل آباد۔

ضلع کوئٹہ

کوئٹہ۔ سبی

ضلع کراچی

کراچی۔ مالیر کینٹ۔ ڈرگ روڈ۔
کورنگی ٹاؤن۔

مشرقی پاکستان

(۱) ڈھاکہ (۲) چٹاگانگ (۳) میمن سنگھ
(۴) دیناج پور۔

بیرونی ممالک

(۱) (بو) سیرالیون (۲) کینیڈا (۳) ہالینڈ

منتظمین سالانہ اجتماع

مکرم اللہ بخش صاحب شاہد
" عبدالرزاق صاحب
" صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (نائب صدر)
" منور شمیم صاحب خالد
" مبارک احمد صاحب (محاسب)
" محمد شفیق صاحب قیصر
" عبدالرشید صاحب غنی
" قریشی نورالحق صاحب تنویر
" مبارک مصلح الدین صاحب
" چوہدری ناصر احمد صاحب
" خلیفہ صباح الدین صاحب
" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال (معتمد)
" محمد اسلم صاحب شاد
" محمد اسلم صاحب صابر (قائم مقام مہتمم اطفال)
" حمید احمد صاحب خالد
" صدیق احمد صاحب منور

مجلس اطفال الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع "ایوانِ محمود" میں (۱۶-۱۷-۱۸ اخاء) منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ۲۹ ۱مجالس کے ۲۱۹۹ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ گزشتہ سال ۶۰ مجالس کے ۱۵۲۱ اطفال شریک ہوئے تھے۔

۱۶ اخاء کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماع کے افتتاحی خطاب میں اطفال کو محنت، سچائی اور نماز باجماعت کی عادات کو مستقل طور پر اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ سہ پہر کو تمام اطفال نے حضور ایدہ اللہ کے روح پرور افتتاحی خطاب کے سُننے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۷ اخاء کو حضور ایدہ اللہ ازراہِ شفقت اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں تشریف لائے اور ایک بیش قیمت خطاب سے نوازا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ احمدی بچوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی عمدہ تربیت اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کی صحیح نشوونما کے ذریعہ اپنے آپ کو ان عظیم وعدوں کا وارث بنانے کی کوشش کریں۔ نیز اطفال کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کی سرزمین میں ایسے ہزاروں احمدی بچّے پیدا ہوگئے ہیں جو اپنے اخلاص، قربانی اور سنجیدگی کے لحاظ سے کسی طرح تم سے کم نہیں بلکہ وہ زبانِ حال سے تمہیں چیلنج دے رہے ہیں کہ ہمارا مقابلہ کرلو پس تمہیں نیکی کے کاموں میں اپنی رفتار بہت تیز کر دینی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ افریقہ کے احمدی بچّے تم سے آگے بڑھ جائیں۔ حضور پُرنور کا یہ خطاب تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔

"نصائح از بزرگانِ سلسلہ" کے پروگرام میں محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیرؔ، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ ۱۸ اخاء کو مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے حدیث شریف کا درس دیا۔

اطفال کی دلچسپی کیلئے کھیلوں اور علمی مقابلہ جات بھی تھے جن میں کبڈی، فٹ بال، جھنڈا جنگ، رسّہ کشی، اور دَوڑوں کے مقابلے، علمی مقابلہ جات کے تحت تلاوتِ قرآن کریم، حفظ قرآن مجید، تقاریر، مشاہدہ و معائنہ، دینی معلومات اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔ امتیازی پوزیشن حاصل کرنیوالے بچّوں کو صدر محترم نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب سے بھی نوازا۔ سہ پہر کو حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب سُننے کے بعد اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع بخیر ختم ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انعامی مقابلہ

گزشتہ سے پیوستہ ماہ خدام سے "میں نے سالانہ اجتماع سے کیا پایا" کے موضوع پر مضامین لکھنے کی دعوت دی گئی تھی مگر بہت کم خدام نے اس طرف توجہ دی ہے۔ براہ کرم یکم دسمبر تک اپنے مضامین بھجوا دیں۔ بہترین مضمون نگار کو صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خصوصی انعام مرحمت فرمائیں گے۔

(قائم مقام مدیر اعلیٰ)

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلی خدام کو پروگرام
"تلقین عمل" میں خطاب فرما رہے ہیں -

حضور ایدہ اللہ تعالی اختتامی خطاب فرمانے کے بعد تشریف لے جا رہے ہیں جذبۂ
محبت سے سرشار خدام حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہہ رہے ہیں -